خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

اتوار
30- اپریل 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی

فون 449

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 97 | اتوار-30 ذیقعدہ-1415ھ '30 شہادت 1374ھش '30 اپریل 1995ء

خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ

کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ بُغض اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا تعالیٰ ان کو اس آیت کے نیچے نہ لاتا۔ بڑا سعید وہ ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے۔ یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے۔ جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مر جاوے تب تک سچی تقویٰ حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ اسے کیسے طلب کرنا چاہئے تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ یا اس کھڑکی کو بند کرے یا بدبودار شئے کو اٹھا کر دور پھینک دے۔ پس کوئی اگر تقویٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بیکار چھوڑتا ہے۔ ہر ایک عطاءِ الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اس کا نام تدبیر ہے جو ہر ایک (صاحب ایمان) کا فرض ہے ہاں جو نری تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں یورپ ہے۔ تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہئے تدبیر کرکے سوچے اور غور کرے کہ میں کیا شئے ہوں۔ فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے۔ ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ بہیں۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۹۱)

کامیابی و درخواست دعا

○ مکرم میر غلام احمد نسیم صاحب دار العلوم غربی ربوہ لکھتے ہیں

ہمارے بیٹے میر مقبول احمد نے پنجاب یونیورسٹی سے ایم بی بی ایس فائنل کا امتحان ۱۶۰۰/ ۹۸۵ نمبروں سے پاس کیا ہے۔ اس سے قبل جب عزیز ابھی ایم بی بی ایس کے تیسرے اور چوتھے سال کا طالب علم تھا F.M.S.E.M.S کے پارٹ ون اور پارٹ ٹو کے امتحانات علی الترتیب ۱۰۰/ ۸۵ اور ۱۰۰/ ۷۷ سکور سے پاس کر لئے تھے۔

عزیز میڈیکل کی مزید تعلیم کے حصول کے سلسلہ میں اس وقت امریکہ میں مقیم ہے۔ تعلیم سے فراغت کے بعد نصرت جہاں سکیم کے تحت اپنے آپ کو خدمت خلق کے لئے پیش کیا ہوا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم انہیں آئندہ بھی کامیابیوں سے ہمکنار کرے اور مقبول خدمت کی توفیق دے۔

امتحان کے بعد فارغ نہ رہیں

○ عزیز طلبہ امتحان کے بعد فارغ رہنے سے بہتر ہے کہ اس عرصہ میں کوئی نہ کوئی ہنر سیکھا جائے۔ ربوہ میں اس مقصد کے لئے ٹائپنگ سکھانے کا انتظام موجود ہے۔ خواہش مند احباب جماعت ایوان محمود ربوہ میں قائم طاہر ٹائپنگ کلب سے رابطہ کریں۔

(مہتمم صنعت و تجارت خدام الاحمدیہ)

درخواست دعا

○ مکرم نسیم احمد صاحب لائن سپرنٹنڈنٹ واپڈا کی والدہ صاحبہ بلڈ پریشر، شوگر اور جوڑوں کی درد میں مبتلا ہیں۔ آج کل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے

○ محترمہ امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ مکرم عبد الغفور صاحب سیکرٹری مال دار النصر غربی ربوہ کا پتّے کا اپریشن ۳۰ اپریل کو فضل عمر ہسپتال میں ہو رہا ہے۔

احباب سے ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے

اپنی استطاعت کے مطابق تقویٰ اختیار کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

اپنی استطاعت کے مطابق تقویٰ اختیار کرو

(-) اس کے بغیر تمہاری سب قربانیاں ضائع جائیں گی اگر تقویٰ کا معیار تم نے استطاعت کے مطابق نہ بڑھایا تو تمہارا باقی نیکیوں کے میدان میں آگے بڑھنے کا کوئی سوال باقی نہیں رہے گا کیونکہ قبول وہی ہونا ہے جو تقویٰ کے دائرے میں ہو۔ عجیب کلام ہے اپنے تقویٰ کو اپنی استطاعت کے مطابق کرو ہر شخص کو تقویٰ کی ایک استطاعت عطا ہوئی ہے۔ بعضوں کو کم۔ بعضوں کو زیادہ۔ اس کے مطابق تقویٰ کو بڑھاؤ اور پھر سنو اور اطاعت کرو۔

(-) اگر استطاعت کے مطابق تقویٰ بڑھا لو گے تو پھر جو کچھ خرچ کرو گے وہ تمہارے لئے بہتر ہے

(-) اور جو شخص بھی نفس کی کنجوسی سے بچایا جائے تو یہی وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اب ہمارے ہاں جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کی قربانیوں میں یہ بات دکھائی دے رہی ہے کہ دن بدن نفس کی کنجوسی کا معیار گر رہا ہے اور اللہ کے تقویٰ کے بڑھتے ہوئے معیار کے پیش نظر قربانیوں کا معیار بڑھ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو توفیق عطا فرمائے کہ ہمیشہ اس بلندی کی راہ پر گامزن رہے تاکہ ہر سال جو قربانیوں کی جنت لگائی جائے وہ پہلے سے بڑھ کر اونچے ہوتے ہوئے مقامات پر نصب کی جائے۔ اور ہم اپنی تاریخ میں ایسی جنات کا ایک سلسلہ پیچھے چھوڑ جائیں جس کا ہر قدم پہلے سے بلند تر تھا اور وہ

باقی صفحہ ۷ پر

تم اپنی زبان پر حکومت کرو۔ نہ یہ کہ زبانیں تم پر حکومت کریں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

30 شہادت ۱۳۷۴ ہش   30 - اپریل ۱۹۹۵ء

مشعلِ راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

ا- یہ بات قابل افسوس ہے کہ خدا پر امید رکھے اور ایک اور بھی حصہ دار ہو- قرآن مجید میں بھی لکھا ہے کہ حصہ سے خدا راضی نہیں ہوتا- بلکہ فرماتا ہے کہ حصہ داری سے جو حصہ انہوں نے خدا کا کیا ہوتا ہے وہ بھی خدا انہی کا کردیتا ہے- کیونکہ غیرت احدیت حصہ داری کو پسند نہیں کرتی- یہی وجہ ہے کہ انبیاء باوجود غریب یتیم اور بے کس اور بلا اسباب ہونے کے اور پھر بموجب قانون دنیا کے بے ہنر ہونے کے آگے سے آگے قدم بڑھاتے ہیں- اور یہ سب سے پہلا ثبوت خدا تعالیٰ کی خدائی کا ہے- اس لئے ان کے مخالف حیران ہو جاتے ہیں کبھی کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ- جو شخص بڑا جاہل اور ان کے تقدس سے بے خبر ہوتا ہے وہ بھی کم از کم ان کی دانائی کا قائل ہوتا ہے-

۲- صاحب ایمان جو بات سچے یقین سے کہے وہ ضرور موثر ہوتی ہے- کہ صاحب ایمان کا مطہر قلب اسرار الٰہی کا خزینہ ہے- جو کچھ اس پاک لوح انسانی پر منقش ہوتا ہے- وہ آئینہ خدانما ہے- مگر انسان جب ضعف بشریت سے سہواً گناہ کر بیٹھتا ہے اور پھر ذرا بھی اس کی پرواہ نہیں کرتا- تو دل پر سیاہ زنگ بیٹھ جاتا ہے- اور رفتہ رفتہ قلب انسانی خشیت الٰہی سے گداز اور شفاف تھا سخت اور سیاہ ہو جاتا ہے- مگر جونہی انسان اپنی مرض قلب کو معلوم کرکے اس کی اصلاح کے درپے ہوتا ہے- اور شب و روز نماز میں دعائیں استغفار اور زاری و قلق جاری رکھتا ہے اور اس کی دعائیں انتہا کو پہنچتی ہیں تو تجلیات الٰہی اپنے فضل کے پانی سے اس ناپاکی کو دھوڈالتی ہیں اور انسان بشرطیکہ ثابت قدم رہے نیک قلب لے کر نئی زندگی کا جامہ پہن لیتا ہے- گویا کہ اس کا تولد ثانی ہوتا ہے-

۳- یاد رکھو انسان کے اندر ایک بڑا چشمہ لذت کا ہے- جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہوتا ہے تو وہ چشمہ لذت مکدر ہو جاتا ہے- اور پھر لذت نہیں رہتی- مثلاً جب ناحق گالی دے دیتا ہے یا ادنیٰ ادنیٰ سی بات پر بدمزاج ہو کر بدزبانی کرتا ہے تو پھر ذوق نماز جاتا رہتا ہے- اخلاقی قویٰ کو لذت میں بہت بڑا دخل ہے جب انسانی قویٰ میں فرق آئے گا تو اس کے ساتھ ہی لذت میں بھی فرق آجاوے گا- پس جب کبھی ایسی حالت ہو تو انس و ذوق جو نماز میں آتا تھا وہ جاتا رہا ہے تو چاہیئے کہ تھک نہ جاوے- اور بے حوصلہ ہو کر ہمت نہ ہارے- بلکہ بڑی مستعدی کے ساتھ اس گم شدہ متاع کو حاصل کرنے کی فکر کرے اور اس کا علاج ہے توبہ 'استغفار' تضرع- بے ذوقی سے ترک نماز نہ کرے- بلکہ نماز کی اور کثرت کرے-

۴- جس قدر نیک اخلاق ہیں- تھوڑی سی کمی بیشی سے بداخلاقی میں بدل جاتے ہیں- اللہ جل شانہ نے یہ دروازہ اپنی مخلوق کی بھلائی کے لئے کھولا ہے وہ ایک ہی ہے یعنی دعا جب کوئی شخص بکا و زاری سے اس دروازہ میں داخل ہوتا ہے تو وہ مولائے کریم اس کو پاکیزگی و طہارت کی چادر پہنا دیتا ہے اور اپنی عظمت کا غلبہ اس پر اس قدر کردیتا ہے کہ بے جا کاموں اور ناکارہ حرکتوں سے وہ کوسوں بھاگ جاتا ہے- کیا سبب ہے کہ انسان باوجود خدا کو ماننے کے بھی گناہ سے پرہیز نہیں کرتا- درحقیقت اس میں دہریت کی ایک رگ ہے- اور اس کو پورا پورا الیقین اور ایمان اللہ تعالیٰ پر نہیں ہوتا- ورنہ اگر وہ جانتا کہ کوئی خدا ہے جو حساب کتاب لینے والا ہے اور ایک آن میں اس کو تباہ کرسکتا ہے تو وہ کیسے بدی کرسکتا ہے-

تا بکے جوشِ جوانی تا بکے
زندگی کی یہ کہانی تا بکے
اے غریقِ بزمِ مے نوشانِ دہر
موجِ عشرت کی روانی تا بکے

ابوالاقبال

اُلجھا ہے حسینوں سے اس دل کا خدا حافظ
طوفان سے ٹکر لی ساحل کا خدا حافظ

ساقی ترری آنکھوں کے پیمانوں میں مستی ہے
یہ سب کو اُلٹ دے گی محفل کا خدا حافظ

سوزِ دلِ لیلیٰ بھی سوزِ دلِ مجنوں بھی
دونوں شرر افشاں ہیں محمل کا خدا حافظ

مشتاق شہادت کے مقتل میں ہزاروں ہیں
اَوسان نہ کھو بیٹھے قاتل کا خدا حافظ

قاتل کا تبسّم ہے مصروفِ نمک ریزی
زخموں کے لبوں پر سے بسمل کا خدا حافظ

اے بے خودِ اُلفت تُو اب خیر منا دل کی
ہوتا نہیں اے ناداں غافل کا خدا حافظ

ہے ذوقِ عمل جن کو ناکام نہیں رہتے
ہر گام پہ رہتا ہے عامل کا خدا حافظ

اے راہروِ اُلفت پُر خوف یہ گھاٹی ہے
ہو تیرا خدا ناصر منزل کا خدا حافظ

بے درد کے کوچہ میں کیا جانئے کیا گزرے
دیدار طلب دل ہے سائل کا خدا حافظ

ایمان جو ہو کامل آساں نہ ہو کیوں مشکل
ہر حال میں ہوتا ہے کامل کا خدا حافظ

انوار فراست کے جب عقل کے رہبر ہوں
ہو جاتا ہے پھر گوہر عاقل کا خدا حافظ

محمد ذوالفقار علی خان گوہر

مال کے متعلق احتیاط

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی اپنی ایک تصنیف میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی سیرت و سوانح بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

بنو ہوازن کے اموال یتامیٰ کے اموال کے لینے سے رسول کریمؐ نے جس احتیاط سے انکار کر دیا۔ اور باوجود اصرار کے مسجد کے لئے بھی زمین کا لینا پسند نہ کیا۔ وہ پچھلے واقعہ سے ظاہر ہے۔ اب ایک اور واقعہ اسی قسم کا لکھتا ہوں۔ ہوازن کے ساتھ جب رسول کریم ﷺ کا مقابلہ ہوا۔ تو ان کے بہت سے مرد اور عورتیں قید ہوئے۔ اور بہت سا مال بھی صحابہؓ کے قبضہ میں آیا۔ چونکہ آنحضرت نہایت رحیم کریم انسان تھے اور ہمیشہ اس بات کے منتظر رہتے کہ لوگوں پر رحم فرمائیں اور انہیں کسی مشقت میں نہ ڈالیں۔ آپؐ نے نہایت احتیاط سے کام لیا۔ اور کچھ دن تک انتظار میں رہے کہ شاید قبیلہ ہوازن کے لوگ اگر عفو کے طالب ہوں تو ان کے اموال اور قیدی واپس کر دیئے جائیں۔ مگر انہوں نے خوف سے یا کسی باعث سے آپؐ کے پاس آنے میں دیر لگائی۔ تو آپؐ نے اموال و قیدی بانٹ دیئے۔ اس واقعہ کو امام بخاری نے مفصل بیان کیا ہے۔

مسور بن مخرمہؓ کی روایت ہے

ترجمہ جب وفد ہوازن بحالت قبول اسلام آنحضرت ﷺ کے پاس آیا۔ آپؐ کھڑے ہوئے۔ ہوازن ڈیپوٹیشن کے ممبروں نے آنحضرت ﷺ سے سوال کیا کہ ان کے مال اور قیدی واپس کئے جائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ مجھے سب سے پیاری وہ بات لگتی ہے جو سب سے زیادہ سچی ہو۔ پس میں صاف صاف کہہ دیتا ہوں کہ دونوں چیزیں تمہیں نہیں مل سکتیں۔ ہاں دونوں میں سے جس ایک کو پسند کرو۔ وہ تمہیں مل جائے گی۔ خواہ قیدی آزاد کرا لو۔ خواہ اموال واپس لے لو۔ اور میں تو تمہارا انتظار کرتا رہا۔ مگر تم نہ پہنچے۔ اور رسولؐ کریم طائف سے لوٹتے وقت دس سے کچھ اوپر راتیں ان لوگوں کا انتظار کرتے رہے تھے۔ جب انہیں یہ معلوم ہو گیا کہ رسولؐ کریم انہیں صرف ایک ہی چیز واپس کریں گے۔ تو انہوں نے عرض کیا کہ اگر یہی بات ہے تو ہم اپنے قیدی چھڑوانا پسند کرتے ہیں۔ اس پر آنحضرت مسلمانوں میں کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف کرنے کے بعد فرمایا کہ سنو تمہارے ہوازن کے بھائی تائب ہو کر تمہارے پاس آئے ہیں اور میری رائے ہے کہ میں ان کے قیدی انہیں واپس کر دوں۔ پس جو کوئی تم میں سے یہ پسند کرے کہ اپنی خوشی سے غلام آزاد کر دے تو وہ ایسا کر دے۔ اور اگر کوئی یہ چاہے کہ اس کا حصہ قائم رہے۔ اور جب خدا سب سے پہلی دفعہ ہمیں کچھ مال دے تو اسے اس کا حق ہم ادا کر دیں تو وہ اس شرط سے غلام آزاد کر دے۔ لوگوں نے آپؐ کا ارشاد سن کر عرض کیا۔ کہ یا رسول اللہ نے آپؐ کے لئے اپنے غلام خوشی سے آزاد کر دیئے۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم تو نہیں سمجھتے کہ تم میں سے کس نے خوشی سے اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی۔ پس سب لوگ یہاں سے اٹھ کر اپنے خیموں پر جاؤ۔ یہاں تک کہ تمہارے سردار تم سے فیصلہ کر کے ہمارے سامنے معاملہ پیش کریں۔ پس لوگ لوٹ گئے اور ہر قبیلہ کے سردار نے اپنے طور پر گفتگو کی۔ پھر سب سردار رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ سب لوگوں نے دل کی خوشی سے بغیر کسی عوض کی طمع کے اجازت دے دی ہے کہ آپؐ غلام آزاد فرما دیں۔

اس جگہ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ آنحضرت جس قبیلہ میں پلے تھے اور جس میں سے آپؐ کی دائی تھی وہ ہوازن کی ہی ایک شاخ تھی۔ پس ایک لحاظ سے ہوازن کے قبیلہ والے آپؐ کے رشتہ دار تھے اور ان سے رضاعت کا تعلق تھا۔ چنانچہ جب وفد ہوازن آنحضرتؐ کی خدمت میں پیش ہوا تو اس میں سے ابو برقان اسعدی (آنحضرتؐ کی دائی حلیمہ سعد قبیلہ میں سے ہی تھیں) نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا۔

یا رسول اللہ ان احاطوں کے اندر حضورؐ کی مائیں اور کھلایاں اور دودھ پلائیاں ہی ہیں اور تو کوئی نہیں۔ پس حضورؐ ہم پر احسان فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپؐ پر احسان کرے گا۔ پس ہوازن کے ساتھ آپؐ کا رضاعی تعلق تھا۔ اور اس وجہ سے وہ اس بات کے مستحق تھے کہ آنحضرتؐ ان کے ساتھ نیک سلوک کرتے۔ چنانچہ آپؐ نے اسی ارادہ سے دس دن سے زیادہ تک اموال غنیمت کو مسلمانوں میں تقسیم نہیں کیا۔ اور اس بات کے منتظر رہے کہ جونہی ہوازن پشیمان ہو کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوں اور اپنے اموال اور قیدیوں کو طلب کریں تو آپؐ واپس فرما دیں۔ کیونکہ تقسیم غنائم سے پہلے آپؐ کا حق تھا کہ آپؐ جس طرح چاہتے ان اموال اور قیدیوں سے سلوک کرتے۔ خواہ بانٹ دیتے خواہ بیت المال کے سپرد فرماتے۔ خواہ قیدیوں کو آزاد کر دیتے اور مال واپس کر دیتے۔ مگر باوجود انتظار کے ہوازن کا کوئی وفد نہ آیا۔ جو اپنے اموال اور قیدیوں کی واپسی کا مطالبہ کرتا۔ اس لئے مجبوراً دس دن سے زیادہ انتظار کر کے طائف سے واپس ہوتے ہوئے جعرانہ میں آپؐ نے ان اموال اور غلاموں کو تقسیم کر دیا۔ تقسیم کے بعد ہوازن کا وفد بھی آ پہنچا۔ اور رحم کا طلبگار ہوا۔ اور اپنا حق بھی جتا دیا کہ یہ قیدی غیر نہیں ہیں بلکہ جناب کے ساتھ کچھ رشتہ اور تعلق رکھتے ہیں اور اس خاندان کی عورتیں ان قیدیوں میں شامل ہیں جس میں کسی عورت کا حضورؐ نے دودھ بھی پیا ہے اور اس لحاظ سے وہ آپ کی مائیں اور خالائیں اور کھلائیاں اور دائیاں کہلانے کی مستحق ہیں۔ پس ان پر رحم کر کے قیدیوں کو آزاد کیا جائے اور اموال واپس کئے جائیں تقسیم سے پہلے تو حضورؐ ضرور ہی ان کی درخواست کو قبول کر لیتے اور آپؐ کا طریق عمل ثابت کرتا ہے

کہ جب کبھی بھی کوئی رحم کا معاملہ پیش ہوا ہے۔ حضورؐ سرور کائنات نے بے نظیر رحم سے کام لیا ہے۔ مگر اب یہ مشکل پیش آ گئی تھی کہ اموال و قیدی تقسیم ہو چکے تھے۔ اور جن کے قبضہ میں وہ چلے گئے تھے۔ اب وہ ان کا مال تھا۔ اور گو وہ لوگ اپنی جان و مال کو اس حبیبؐ خدا کی مرضی پر قربان کرنے کے لئے تیار تھے۔ اور انہوں نے سینکڑوں موقعوں پر قربان ہو کر دکھا بھی دیا۔ مگر پھر بھی ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ کچھ کمزور اور ناتواں ہوتے ہیں۔ کچھ قوی دل اور دلیر۔ اس لئے حضورؐ نے اس موقعہ پر نہایت احتیاط سے کام لیا۔ اور بجائے اس کے کہ فوراً صحابہؓ کو حکم دیتے کہ ہوازن سے میرا رضاعی رشتہ ہے تم ان کے اموال اور قیدی رہا کر دو۔ اول تو خود ہوازن کو ہی ملامت کی کہ تم نے دیر کیوں کی۔ اگر تم وقت پر آ جاتے۔ تو جس طرح اور عرب قبائل سے سلوک کیا کرتے تھے تم پر بھی احسان کیا جاتا۔ اور تمہارا سب مال اور قیدی تم کو مل جاتے۔ مگر خیر اب تم کو اموال اور قیدیوں میں سے ایک چیز دلوا سکتا ہوں۔ اور اس فیصلہ سے آنحضرتؐ نے گویا نصف بوجھ مسلمانوں سے اٹھا دیا۔ اور فیصلہ کر دیا کہ دو میں سے ایک چیز تو انہی کے ہاتھ میں رہنے دی جائے۔ اور جب ہوازن نے قیدیوں کی واپسی کی درخواست کی تو آپؐ نے پھر بھی مسلمانوں کو سب قیدی واپس کرنے کا حکم نہیں دیا۔ بلکہ کہدیا کہ جو چاہے اپنی خوشی سے آزاد کر دے اور جو چاہے اپنا حصہ قائم رکھے۔ آئندہ اللہ تعالیٰ جو سب سے پہلا موقعہ دے اس پر اس کا قرض اتار دیا جائے گا۔ اور اس طرح گویا ان تمام کمزور طبیعت کے آدمیوں پر رحم کیا جو ہر قوم میں پائے جاتے ہیں۔ مگر آفرین ہے اس جماعت پر جو آنحضرتؐ کی تعلیم سے بنی تھی کہ آپؐ کا ارشاد سن کر ایک نے بھی نہیں کہا کہ ہم آئندہ حصہ لے لیں گے۔ بلکہ سب نے بالاتفاق کہدیا کہ ہم نے حضورؐ کی خاطر سب قیدیوں کو خوشی سے رہا کر دیا۔ مگر آپؐ نے اس پر بھی احتیاط سے کام لیا اور حکم دیا کہ پھر مشورہ کر لیں۔ ایسا نہ ہو بعض کی مرضی نہ ہو۔ اور ان کی حق تلفی ہو۔ اپنے اپنے سرداروں کی معرفت اپنے فیصلہ سے اطلاع دو۔ چنانچہ جب قبائل کے سرداروں کی معرفت آنحضرت صلعم کو جواب ملا۔ تو تب آپؐ نے غلام آزاد کئے۔ (اللہ تعالیٰ پاک ہے) کیسی احتیاط ہے اور کیا بے نظیر تقویٰ ہے آپؐ نے یہ بات بالکل برداشت نہ کی کہ کوئی شخص آپؐ پر یہ اعتراض کرے کہ آپؐ نے زبردستی ہوازن کے غلام آزاد کرا دیئے اور چونکہ اس قبیلہ سے آپؐ کا رضاعی تعلق تھا۔ اس لئے آپؐ نے خاص احتیاط سے کام لیا۔ اور بار بار پوچھ کر قیدیان ہوازن کو آزادی دی۔

سچے مرید: اگر کسی شخص نے سچے مرید اور کامل متبع دیکھنے ہوں تو وہ آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ کو دیکھے جو اپنے جان و مال کو رسول کریم کے نام پر قربان کر دینے میں ذرا دریغ نہ کرتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ عضل اور قارۃ دو قبیلوں کے کچھ لوگ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ ہماری قوم اسلام کے قریب ہے۔ آپؐ کچھ آدمی بھیجئے جو انہیں دین اسلام سکھائیں۔ آپؐ نے ان کی درخواست پر چھ صحابہؓ کو حکم دیا۔ کہ وہاں جا کر انہیں اسلام سکھائیں اور قرآن شریف پڑھائیں۔ ان صحابہؓ کا عامر بن عاصم کو امیر بنایا۔

جب یہ لوگ صحابہ کو لے کر چلے تو راستہ میں ان سے شرارت کی اور عہد شکنی کر کے ہذیل قبیلہ کے لوگوں کو اکسایا کہ انہیں پکڑ لیں۔ انہوں نے ایک سو آدمی ان چھ آدمیوں کے مقابلہ میں بھیجا۔ صحابہؓ ایک پہاڑ پر چڑھ گئے۔ کفار نے ان سے کہا کہ وہ اتر آئیں، وہ انہیں کچھ نہ کہیں گے۔ حضرت عاصمؓ نے جواب دیا کہ انہیں کافروں کے عہد پر اعتبار نہیں، وہ نہیں اتریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ہماری حالت کی رسولؐ اللہ کو خبر دیدے۔ مگر چھ میں سے تین آدمی کفار پر اعتبار کر کے اتر آئے۔ مگر جب انہوں نے ان کے ہاتھ باندھنے چاہے تو ایک صحابیؓ نے انکار کر دیا کہ یہ تو خلاف معاہدہ ہے۔ مگر وہاں معاہدہ کون سنتا تھا۔ اس صحابیؓ کو قتل کر دیا گیا۔ باقی دو میں سے ایک صفوان بن امیہ نے جو مکہ کا ایک رئیس تھا۔ خرید لیا۔ اور اسے غلام کر کے نسطاس کے ساتھ بھیجا۔ کہ حرم سے باہر اس کے دو بیٹوں کے بدلہ قتل کر دے۔ نسطاس نے قتل کرنے سے پہلے ابن

باقی صفحہ ۶ پر

سید مبشرات احمد - کینیڈا

ایک معروف احمدی صحافی خاتون

آج مورخہ ۱۵- مارچ کا الفضل ملا- جس میں صفحہ ۶- پر "آپ کا خط ملا" کے عنوان سے آپ کی خط میری چھوٹی بہن سیدہ نسیم سعید صاحبہ کی طرف سے تھا جنہوں نے الفضل ۲۶- فروری کے صفحہ اول پر آپ نے جو قائداعظم محمد علی جناح کا ایک گروپ فوٹو شائع کیا ہے جس میں حیدر آباد دکن کے ایک مخلص احمدی محترم سیٹھ محمد اعظم صاحب بھی کھڑے ہیں انہوں نے اس فوٹو کی طرف اشارہ کرکے کہا ہے کہ الفضل کے آئندہ پرچے تاریخ کا حصہ بنیں گے یہ بات ان کی درست ہے اور میں اس چیز کا ذاتی طور پر شاہد ہوں کہ میری والدہ صاحبہ بیگم شفیع احمد نے میرے والد ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب میر محقق دہلوی کی وفات ۱۹۴۱ء کے بعد سے ۱۹۷۰ء تک صحافت- تحریک آزادی اور قومی تعمیر سے متعلقہ کاموں میں بھرپور حصہ لیا اور وہ گورنمنٹ آف انڈیا کے اخبار نویسوں اور بعد میں گورنمنٹ آف پاکستان کی منظور شدہ لسٹ میں شامل تھیں اور اس وجہ سے ساری سرکاری تقاریب اور پریس کانفرنسوں میں ان کو مدعو کیا جاتا تھا- جن میں بھارت میں تحریک آزادی کے متعلق زیادہ تر اظہار خیال ہوتا تھا بعد میں ان کے ساتھ بھارت میں بالعموم بطور معاون اور مترجم انگریزی اردو ساتھ ہوتا تھا اور پاکستان میں صدر محمد ایوب خان کے دور تک میں مختلف ہیڈز آف سٹیٹ کے ساتھ جو انہوں نے تقاریب میں شرکت کی بھی مجھے ان کے ساتھ اسی حیثیت میں شامل ہونے کا موقع ملا- قائداعظم کے ساتھ ان کے جن فوٹوؤں کا انہوں نے ذکر کیا ہے بطور یادگار دو اخبارات میں چھپے ہوئے فوٹو یہاں کینیڈا تک میں میرے پاس موجود ہیں یہ دونوں یادگاری فوٹو اس لئے آپ کو ارسال کر رہا ہوں کہ یہ پرانی بات ہے چند احباب جن کو اب بھی میں پہچانتا ہوں حاشئے (علیحدہ کاغذ) میں ان کے نام لکھ رہا ہوں- کیونکہ انہوں نے اس سلسلے میں آپ کو مضمون ارسال کرنے کے متعلق کہا ہے تو اس میں بطور ثواب برائے ذکر خیر اس لئے حاضر ہو رہا ہوں کہ کچھ حالات ایسے ہیں جو ان کے ذہن میں بوجہ موقع پر موجود نہ ہونے کے نہ ہوں گے وہ لکھ دوں کیونکہ تاریخ کے اس حصے میں حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دعائیں آپ کے لئے) اور حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دعائیں ان کے لئے) کے حوالے سے بھی عرض کرنا چاہتا ہوں جو اس خاکسار نے خود اپنے کانوں سے سنی ہیں-

۱۹۴۶ء کے مواقع کی یہ دونوں تصاویر پہلے اگلے دن کے اخباروں میں چھپ گئیں تھیں جن میں یہ اخبارات قابل ذکر ہیں- DAWN ڈان دہلی "TRIBUNE" ٹریبون دہلی- روزنامہ جنگ دہلی+ روزنامہ انجام دہلی- روزنامہ نوائے وقت لاہور- روزنامہ Pakistan Times پاکستان ٹائمز لاہور-

پھر یہی تصاویر بطور یادگار والدہ صاحبہ کی وفات کے بعد اگلے دن ۱۳- و ۱۴- جون کے اخبارات مثلاً ڈان DAWN کراچی- جنگ کراچی- ہفت روزہ اخبار جہاں کراچی- اخبار خواتین کراچی اور لاہور کے متعدد روزناموں وغیرہ میں چھپیں اور اب میر خلیل الرحمٰن صاحب بانی جنگ گروپ کی وفات وغیرہ پر جنگ لاہور ۲۶- جنوری ۱۹۹۲ء اور اسی طرح دوسرے شہروں نیز لندن سے جنگ ایڈیشن میں بھی شائع ہوئیں-

یہاں بطور تبرک اور تاکہ تاریخ احمدیت میں بذریعہ روزنامہ الفضل بھی یہ بات ریکارڈ ہو جائے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دعائیں آپ کے لئے) نے تحریک آزادی اور پاکستان بننے میں تحریک آزادی کشمیر سے کہیں زیادہ بڑھ کر حصہ لیا جو مختصراً عرض ہے-

۱۹۴۶ء میں جب لندن سے کرپس مشن- Crips Mission ہندوستان برائے بات چیت متعلقہ آزادئ ہند آیا تو یہ تین لارڈز پر مشتمل تھا دو لندن سے آئے تھے اور تیسرے لارڈ یہاں بطور وائسرائے ہند موجود تھے یعنی سر سٹیفورڈ کرپس- Sir Stafford Crips نمبر۲ سر پیتھک لارنس Sir Pathic Lawrence اور تیسرے لارڈ ویول وائسرائے ہند Lord Wavel تو (حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دعائیں آپ کے لئے) نے قادیان سے دہلی تشریف لا کر دہلی میں عرصہ ۲- تین ماہ حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی کوٹھی واقع پارک روڈ نئی دہلی قیام کیا اور آزادی میں بات چیت میں حصہ لینے والے ہر لیڈر سے ملے اور اس طرح شملہ کانفرنس جہاں یہ تینوں لارڈز بمعہ لیڈران کرام متحدہ ہندوستان گرمیوں میں چلے گئے تھے وہاں بھی تمام عرصہ موجود رہے-

دہلی کے قیام کے دوران وہ ہر شب مغرب و عشاء کی نمازوں کے درمیان مجلس علم و عرفان منعقد فرماتے تھے اور جماعت کے احباب اور دیگر غیر احمدی بلکہ غیر مسلم احباب جو حضرت صاحب سے عقیدت یا دلچسپی کے باعث ان کی نہایت اہم باتیں سننے آتے تھے جن میں کئی اخبارات کے ایڈیٹر بھی ہوتے تھے- باہر سے آنے والوں کا تانتا بھی بندھا ہوا تھا اس لئے ایک کھلا لنگر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا دن رات چل رہا تھا خاکسار بھی روزانہ پرانی دہلی سے نئی دہلی اس مجلس علم و عرفان میں حاضر ہوتا تھا- عام طور سے والدہ صاحبہ کے ساتھ ورنہ اکیلا ہی-

اس روزانہ حال و احوال میں ایک دن حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے فرمایا کہ وہ ہندو لیڈر مسٹر موہن داس کرم چند گاندھی سے ان کی قیام گاہ پر ملنے تشریف لے گئے اور ان کو پاکستان کی تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی مخالفت ترک کرنے پر آمادہ کرنا چاہا- چونکہ گاندھی جی بڑے (سیاست دان) Shrewed قسم کے ہندو لیڈر تھے اور وہ اپنی meetings اور جلسوں میں مذہبی کتھاؤں میں بھگوت گیتا اور ویدوں کے ساتھ قرآن شریف اور گورو گرنتھ صاحب بھی پڑھواتے تھے کہ وہ سب مذہبوں کے لیڈر ہیں اور یہی آل انڈیا کانگریس کا دعویٰ تھا کہ وہ ہندوستان مسلمان سکھ عیسائی پارسیوں سب کی نمائندگی کرتی ہے بمع پنچ ذاتوں کے تو گاندھی جی نے کمال ہوشیاری سے یہ کہہ کر اپنا دامن بچا لیا کہ حضرت صاحب میں تو کانگریس کا دو آنے کا ممبر بھی نہیں ہوں میری اس سلسلے میں کیا SAY ہو سکتی ہے- میں تو صرف اپنی ذات میں گاندھی ہی ہوں- چنانچہ حضرت صاحب نے ان کو کہا کہ پھر آپ صرف گاندھی ہی رہیں گے-

اس دوران حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے یہ بھی بتایا کہ انہوں نے پنڈت جواہر لال نہرو کو قیام پاکستان کے لئے نیم رضامند کر لیا ہے اور اسی وجہ سے ۱۹۴۶ء میں جو عارضی حکومت Interim Govt بنی اس میں نہرو صاحب وزیراعظم اور لیاقت علی خان صاحب وزیر خزانہ بنائے گئے- اس تقریب کے افتتاح و رسم حلف برداری میں جو انڈین پارلیمنٹ میں منعقد ہوئی تھی والدہ بیگم شفیع احمد صاحبہ اور میں بطور ان کے معاون و مترجم کے طور پر شریک ہوئے- شاید وہ فوٹو میری بہن کے تصاویر کے ذخیرے میں ہو جس میں نہرو صاحب افتتاحی تقریر کر رہے ہیں- یہ تصویر نیلے رنگ میں آرٹ پیپر پر چھپی تھی قائداعظم کو حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) بڑی مفید معلومات اور (Guidance) رہنمائی دیتے تھے اور ساتھ ساتھ ان کی کامیابی کے لئے دعائیں بھی کرتے تھے اور قائداعظم محمد علی جناح اس بات کا نہایت واثق طور پر یقین رکھتے تھے کہ جو خلوص دل کی گہرائیوں سے اور مسلمانوں کی ہمدردی کے لئے حضرت صاحب ان کو بتاتے تھے وہ سب کچھ سو فی صد لوہے کی لاٹھ کی طرح درست اور ٹھوس باتوں پر مشتمل ہوتا تھا اور ان لائنوں پر کام کرکے قائداعظم خود حضرت صاحب کو بتاتے تھے کہ جو آپ نے فرمایا تھا بات بالکل اسی طرح نکلی اور جن باتوں کی پیش رفت کے لئے آپ نے جو طریقہ کار بتایا تھا وہ ہی میں نے اختیار کیا اور مجھے کامیابی حاصل ہوئی اور قائداعظم خود بھی حضرت صاحب سے مشورے لیتے تھے اور بعد میں بتاتے تھے کہ آپ کا مشورہ بالکل ٹھوس باتوں پر مبنی تھا قائداعظم کو یہ بھی معلوم تھا کہ وائسرائے ہند گورنر متحدہ پنجاب جو مجوزہ پاکستان کا سب سے بڑا صوبہ تھا اور دیگر انگریز حکومت کی Functioneries حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے لئے اپنے دل میں کتنی قدر و منزلت رکھتے ہیں اسی دوران حضرت صاحب نے سکھوں کے لیڈر ماسٹر سردار تارا سنگھ سے ملاقات کے دوران ان کو بڑا سمجھایا کہ آپ مسلمانوں کے ساتھ مل کر اپنے مطالبات نسبتاً آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں اور ہندو لوگ آپ کو بعد میں ایسا دھوکہ دیں گے کہ آپ بہت پچھتائیں گے لیکن سردار تارا سنگھ کانگریس کے چکر میں آکر یہ سمجھتے تھے کہ کیونکہ ہندوؤں اور سکھوں کے نام ایک جیسے ہیں اور تہذیب و تمدن بھی کافی ملتا ہے اس لئے ہندو ہم کو خالصتان دے دیں گے وہی ہوا تاریخ نے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے قول صحیح ثابت کر دکھائے اور اب سکھ صاحبان کہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا- اسی دوران حضرت صاحب نے ہمت نہیں ہاری اور سر فیروز خان نون کو بھی سکھوں سے مسلسل رابطہ رکھنے کے لئے فرمایا چنانچہ انہوں نے اس رابطے کے درمیان حضرت قائداعظم کی ایما پر سردار تارا سنگھ کو یہ offer یعنی پیش کش بھی دی کہ پاکستان میں ایک ریاست کے طور پر خالصتان بطور Buffer State بنا دیا جائے گا جس کو داخلی خود مختاری حاصل ہو گی اور پاکستان آہستہ آہستہ مزید رعایت اور اختیارات بھی دے گا لیکن سکھ حضرات نہیں مانے اور خود بھی نقصان اٹھایا اور پاکستان بننے کے ساتھ ساتھ سکھوں نے ہندوؤں کا ساتھ دے کر پنجاب اکثریت کی آبادی کے Formula پر تقسیم کروا دیا اور اس کے ساتھ دوسرا کشمیر کا مسئلہ بھی پیدا ہو گیا جبکہ گورداسپور مسلم اکثریت کے صوبے کی صرف شکر گڑھ تحصیل کے علاوہ ساری تحصیلیں ہندوستان کو دے کر کشمیر کے لئے ہندوستان کو راستہ دے دیا گیا-

ہندوؤں کے نہایت منظم ہونے اور مسلمانوں کے ان کے مقابلے میں اتنی تنظیم ٹھوس قسم کی نہ رکھنے کی وجہ سے جو نقصانات ہوئے وہ ہم نے دیکھے- مالی قربانیاں ہندوؤں نے کانگریس کے لئے جس کثرت سے کیں ان کے مقابلے میں مسلمانوں نے مسلم لیگ کے لئے نہ کیں- مسلم لیگ کے پاس اپنے سالانہ اور اہم اجلاس پر خرچ کرنے کے لئے بھی ٹھوس فنڈز موجود نہ تھے-

یہ بات میرے ذاتی علم میں اس طرح سے ہے کہ جب آل انڈیا مسلم لیگ کا صدر دفتر عابد منزل بلیماران دہلی میں تھا اور دوسری منزل پر میرے والد صاحب ڈاکٹر سید شفیع احمد صاحب میر محقق دہلوی کا دفتر تھا جو دہلی کے ایک بہت اہم

باقی صفحہ ۶ پر

ترجمہ- اکرام قمر

مسولینی کی خود نوشت سوانح حیات
کا ایک ابتدائی ورق

"جب میں اپنی اوائل عمر پر نگاہ ڈالتا ہوں تو مجھے قابل تعریف یا غیر معمولی واقعہ نظر نہیں آتا- مجھے یاد ہے کہ میرے والد سیاہ بالوں والے- بامذاق- ہنس مکھ- مضبوط اعضاء اور روشن بصیرت کے انسان تھے- مجھے یاد ہے کہ جس مکان میں پیدا ہوا تھا- اس کی دیوار پتھروں کی تھی جس کے روزنوں میں سبز کاہی اگی ہوئی تھی- اس مکان کے پاس ایک ندی تھی اور اس کے ذرا پرے ایک چھوٹا سا دریا تھا- ان میں پانی اگرچہ زیادہ نہ تھا- مگر جب کبھی خزاں یا دیگر موسموں میں غیر متوقع بارشیں ہوتیں تو ان میں طغیانی آجاتی اور ان کی ناچتی ہوئی لہریں میرے لئے لطف افروز ہوتیں اپنے بھائی آرنلڈ کے ہمراہ جو آج روزنامہ "اطالوی جمہور" کا ناشر ہے- میں ان لہروں کو روکنے کے لئے بند بنایا کرتا تھا- جیسا پرندے اپنے گھونسلے بنایا کرتے جن میں ان کے انڈے یا بچے ہوتے- مجھے ان سب میں نظریاتی نشوونما کی طبعی رفتار محسوس ہوتی میں انقلاب پذیر اور تحیر زا دنیا کا مطالعہ کر رہا تھا میں نوجوان زندگی کا مشتاق تھا-

"اور اسے بچانے کی اتنی ہی کوشش کرتا جتنی کہ اب کرتا ہوں"

میری ماں مجھے اپنی ماں سے بہت محبت تھی- وہ خاموش طبع- نرم دل مگر دانا تھی- اس کا نام روزا تھا- ہماری ماں نہ صرف ہماری تربیت کرتی بلکہ ایک ابتدائی مدرسہ میں ـــ بنی نوع انسان کے کارناموں کی ابتدائی ہجہ شناسی کے ایام ہی میں میرے دل پر اس بات کا اثر تھا کہ ہماری ماں کتنی وفاکوش اور اپنے کام کے لئے کتنی مستقل مزاج ہے اسے ناراض کرنا میرے لئے خوف انگیز تھا- چنانچہ میں اپنی شرارتوں اور شوخیوں کے کسی نتیجہ کو چھپانے کے لئے اپنی دادی اور ہمسایوں کو بھی ان میں شامل کر لیتا- کیوں کہ وہ جانتے تھے کہ میں ماں کے غصے سے بہت خائف ہوں- حروف تہجی میری دنیا میں سب سے پہلی دنیاوی مشق تھی اور میں انہیں شوق سے یاد کر لیتا- کسی نامعلوم وجہ کی بناء پر میرے دل میں مدرسہ جانے کا شوق پیدا ہو گیا- جو تقریباً دو میل دور گاؤں پریڈپیو میں قائم تھا- اس کا استاد میرے والد کا ایک دوست ناوائی تھا- میں ادھر ادھر گھومتا رہا اور اس کی پروانہ کی- پریڈپیو کے لڑکوں نے ایک اجنبی گاؤں کے اجنبی لڑکے کی آمد کو برا محسوس کیا- انہوں نے مجھ پر پتھر پھینکے- میں نے ان کا جواب دیا- مگر اکیلا ہونے کی وجہ سے میں پٹ جاتا خواہ کتنا ہی کم حوصلہ تھا- مگر میرا جسم یہ سب کچھ برداشت کرتا- میں چوٹوں کو اپنی ماں سے چھپایا کرتا تاکہ اسے اس دنیا کا علم نہ ہو جس میں میں تعلیم حاصل کر رہا تھا شام کے کھانے پر میں ڈرتے ڈرتے روٹی کے لئے ہاتھ نکالتا کہ کہیں میری ننھی سی کلائی کا زخم اس پر عیاں نہ ہو جائے کچھ عرصہ بعد یہ سلسلہ بند ہو گیا- سکول سے فارغ ہونے کے بعد ایک بورڈنگ سکول میں داخل ہو گیا یہ منزا کے شہر میں تھا جو پندرھویں صدی کے مٹی کے برتنوں کے لئے بہت مشہور تھا- یہاں مجھے مہذب انسانوں کے حالات سے آگاہی حاصل کرنے کا موقع ملا- "میں دن چڑھے اٹھتا اور شام کو جب چمگادڑ اڑتے سو جاتا"

مشین میں جذبات گویا اب میں نے سیاست شروع کی- میرے والد میری تربیت میں کافی دلچسپی لے رہے تھے- میری توقع سے زیادہ وہ میرا خیال رکھتے- جوں جوں میں جوان اور بالغ نظر ہوتا گیا ہم دونوں ایک مشترکہ مقصد کے زیر اثر ایک دوسرے کے قریب تر ہوتے گئے- غلہ چھاننے کی دخانی مشین کو پہلی دفعہ دیکھ کر میں حیران رہ گیا جو میری زراعتی زندگی میں پہلی دفعہ داخل کی جا رہی تھی- میں اپنے باپ کے ہمراہ (مشین سازی کا کام دیکھنے کے لئے چلا گیا- اور تعمیری اور علمی دنیا کا ایک جزو بننے میں- میں نے ایک خاص سرور محسوس کیا-

"مشین میں بھی جذبات موجود ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک ریلوے انجن کے ڈرائیور یا ایک جہاز کا روغن انداز یہ محسوس کرتا ہے کہ مشین ایک ہستی ہے جو کبھی برافروختہ کبھی سخاوت' امانت طاقت اور دانش کے ساتھ مد ثابت ہوتی ہے-"

میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ میرے اردگرد کی حساس دنیا بے قراری محسوس کر رہی ہے- عوام کے قلوب کی گہرائیوں میں بغض کا تاریک جذبہ موجود تھا- سرمایہ دار طبقہ کی ناجائز خواہشات عوام پر بار گراں ثابت ہو رہی تھیں- میرے ذہن میں ابھی تک اپنے باپ کے پاس آنے والے اشخاص کے احتجاجی اور مشتعل الفاظ کے نقوش موجود ہیں- ان میں سے اکثر واقعات کی تلخی بیان کرتے اور بعض اصلاحات کے متعلق پر امید نظر آتے-

میں ابھی تک آغاز شباب میں تھا کہ میرے والدین نے غائرانہ صلاح ومشورے کے بعد میری زندگی کا رخ ایک نئی طرف موڑ دیا میری ماں نے کہا "یہ کچھ بنے گا" اس نعرے کی گونج میرے کانوں کو ابھی تک سنائی دے رہی ہے-"

ان کا خیال تھا کہ میرا صنعتی کام ان کی امیدوں کے مطابق نہیں- اس وقت میں اس انجام کا مشتاق نہیں تھا اور نہ ہی کارناموں کا خواہاں تھا- مجھے اس امر کا احساس تک نہ تھا کہ اگر نارمل مدرسے میں جا کر استاد بننے کے قابل نہ ہوا تو زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاؤں گا- لیکن میرے گھر والوں کا خیال درست تھا- میں نے طالب علمی کے زمانے میں بعض صلاحیتیں ظاہر کی تھیں اور تعلیم میں انہیں اور بھی وسعت دے سکتا تھا-

مرد کار اور سیاستدان یہ میرا بلوغت کا زمانہ تھا اور میں اس زمانہ میں ایک مرد کار اور سیاست دان کی حیثیت سے داخل ہوا- میں نے کسی مقدس قیادت کے آگے سر تسلیم خم نہیں کیا بلکہ اپنی منکسر شکل وصورت کے ساتھ اپنی ازلی خودداری کے ماتحت سرگرم عمل رہا اور ذہنی- انفرادیت قائم رکھی- زندگی کے مصائب نے مجھے روحانی تقویت دی اور میرے جذبات کو استوار کر دیا کہ کس طرح زندگی بسر کرنی چاہئے-

یہ میرے لئے تباہ کن ہوتا اور ہلاکت آفریں ثابت ہوتا اگر میں سالہا سال کی سیاحت کے دوران میں اتفاقاً کسی دفتری نظام کی ملازمت کی زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا- اس حالت میں مجھے اپنے انجیدار جذبات کے ساتھ وہ خود غرض دنیا اور اس کی مطلب پرست فضا کیسے راس آتی- اور نفزیدہ ترقیاں کیسے برداشت کرتا- جبکہ میں اداس سڑک کے سرے پر مطمئن مگر ضعیف العمری کی پنشن کے تصور سے نالاں نظر آتا تھا- یا کسی آرام دہ چبوترے پر میری قابلیتوں کا خون ہو جاتا- ان کے برعکس میری یہ قابلیتیں اور ترقی مصائب اور تکلیفوں کا نتیجہ ہیں- یہ جدوجہد کا ثمر نہیں- راستہ کی مسرتوں کا نتیجہ نہیں-

میں سوئٹزرلینڈ میں ایک مزدور کی حیثیت سے کام کرتا رہا- اس کے علاوہ مجھے جو بھی کام ہاتھ لگ جاتا- کر ڈالتا- وہاں میں نے پناہ گزینوں ومہاجرین کی سیاست میں بھی تن دہی سے حصہ لینا شروع کر دیا- مجھے ان دنوں شدید فاقہ کشی کا تجربہ ہوا- لیکن میں نے کبھی قرضہ نہیں مانگا اور نہ ہی کبھی اپنے احباب یا سیاسی رفقاء سے نظر کرم کا ملتجی ہوا- میں نے اپنی ضروریات بہت کم کر دیں- یہاں میں نے معاشرتی علوم کا بہت شوق سے مطالعہ کیا-

ان دنوں میں لوزان کے مقام پر پارٹیو سیاسیات پر خطبات بھی دیا کرتا تھا- اب صنعتی محنت کی جگہ دماغی کاوش نے لے لی تھی- میرے دل نے اس تبدیلی کا خیر مقدم کیا- یہاں میں سیاسی مجالس میں حصہ لیا کرتا اور تقاریر بھی کرتا- مری درشت کلامیاں سوئٹزرلینڈ کی حکومت کو ناگوار گزریں اور مجھے لوزان اور جنیوا سے نکال دیا گیا-

ماں کی وفات میرے دل میں وطن کے لئے ایک کشش پیدا ہوئی علاوہ لازمی فوجی خدمت بھی مجھے دعوت دے رہی تھی میں واپس وطن آگیا اور برزاگلیری کی پلٹن میں داخل ہو گیا- اس پلٹن کے سپاہی اپنی ٹوپیوں پر مرغوں کے سبز پر لگاتے تھے- مجھے فوجی زندگی بہت پسند آئی- ویرونا جہاں یہ پلٹن متعین تھی- وینس ایک خوبصورت شہر ہے جس کے دل کش مناظر شعریت انگیز ہیں- مجھے اس کی عطر بیز فضا بہت پسند آئی- میں نہایت اشتیاق کے ساتھ قواعد اور دیگر فوجی ورزشیں کیا۔

باقی صفحہ ۶ پر

ہفت روزہ دی ٹروتھ نائیجیریا ۱۶ مارچ ۱۹۶۲ء

ہماری تاریخ

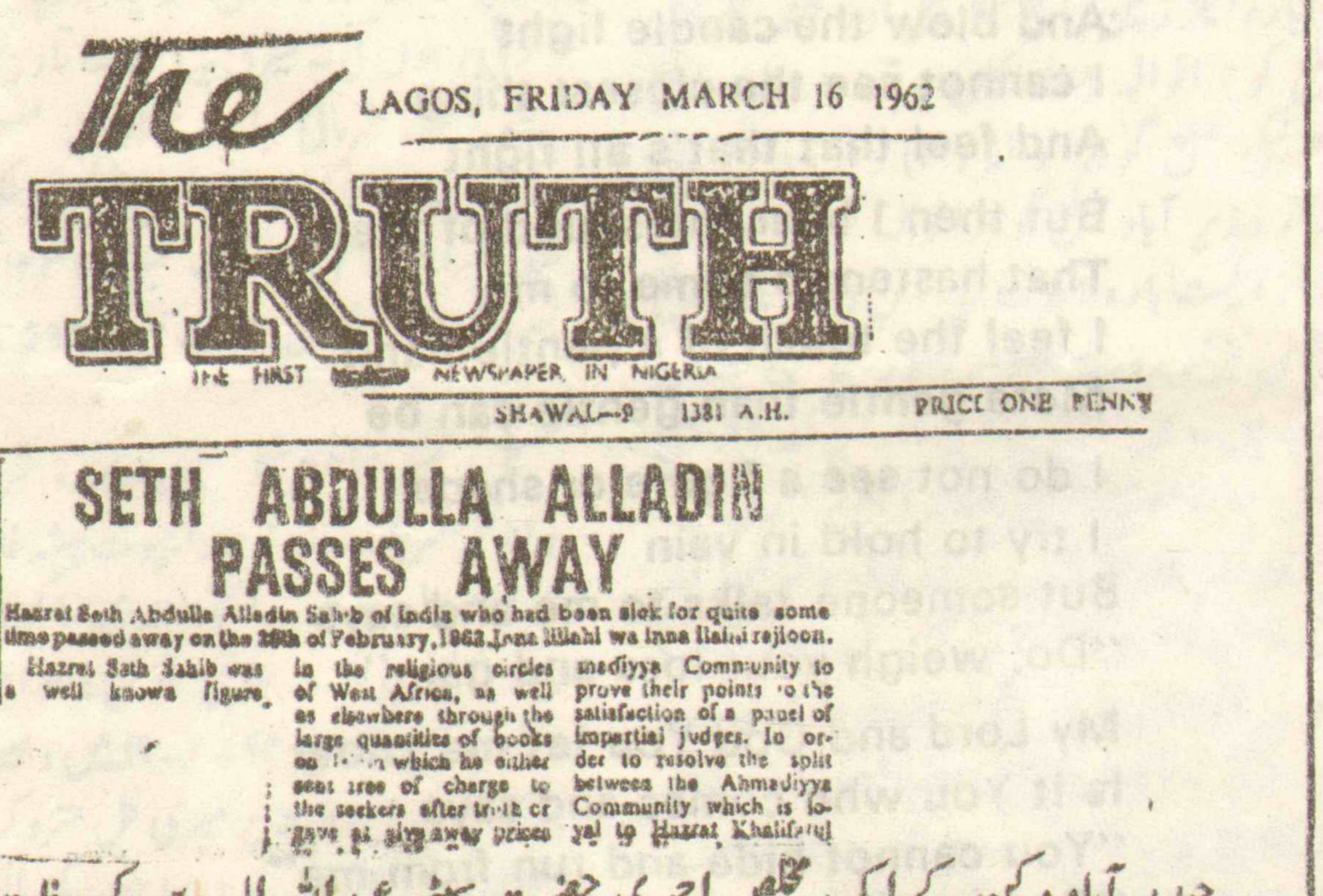

The TRUTH

LAGOS, FRIDAY MARCH 16 1962

THE FIRST NEWSPAPER IN NIGERIA

XI. No. 17 — SHAWAL—9 1381 A.H. — PRICE ONE PENNY

SETH ABDULLA ALLADIN PASSES AWAY

Hazrat Seth Abdulla Alladin Sahib of India who had been sick for quite some time passed away on the 28th of February, 1962. Inna lillahi wa inna ilaihi rajioon.

Hazrat Seth Sahib was a well known figure in the religious circles of West Africa, as well as elsewhere through the large quantities of books on Islam which he either sent free of charge to the seekers after truth or gave at give-away prices ... madiyya Community to prove their points to the satisfaction of a panel of impartial judges. In order to resolve the split between the Ahmadiyya Community which is loyal to Hazrat Khalifatul

حیدر آباد دکن کے ایک مخلص احمدی حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین کی وفات کی خبر

No Hiding

My heart is bent on slip and sin
I look for hiding place
I do not want the ght to shine
And mock my 'honoured' face.

I close the door and draw the blind
And blow the candle light
I cannot see the closest thing
And feel that that's all right

But then I hear the sound of feet
That hasten to come to me
I feel the touch of a gentle hand
More gentle than gentle can be

I do not see a figure or shape
I try to hold in vain
But someone talks to me and says
"Do, weigh your loss and gain"

My Lord and God You let me know
Is it You who comes and says
"You cannot hide and run from me"
"Go, mend your moods and ways".

SONGS OF THE SOUL

چھپنا بے کار ہے

میرا دل پھسلنے اور گناہ کرنے پر مائل ہے
میں کوئی جگہ تلاش کرتا ہوں جہاں چھپ جاؤں
میں نہیں چاہتا کہ میرے ارد گرد روشنی ہو
جو میرے "باوقار" چہرے کا مذاق اڑائے
میں دروازہ بند کرلیتا ہوں اور پردہ کھینچ لیتا ہوں
اور جلنے والی موم بتی بجھا دیتا ہوں
میں اپنے قریب ترین بھی کسی چیز کو دیکھ نہیں سکتا
اور سمجھتا ہوں کہ اب بالکل ٹھیک ہے
لیکن پھر مجھے قدموں کی آواز آتی ہے
جو جلد جلد میری طرف آرہے ہوتے ہیں
مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کسی کے ہاتھ نے نہایت شائستگی کے ساتھ مجھے چھوا ہے
اتنی شائستگی جو حقیقی معنوں میں شائستگی سے بھی زیادہ ہے
میں کسی شکل یا چہرے کو نہیں دیکھتا
میں اسے پکڑنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن کوئی میرے ساتھ بات کرتا ہے
اور کہتا ہے کہ اپنے نقصان اور نفع کا موازنہ کر کے دیکھو
اے میرے آقا اور اے میرے خدا!
تو مجھے بتا کہ کیا یہ تو ہے
جو میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ تم نہ مجھ سے چھپ سکتے ہو
نہ بھاگ کر کہیں جا سکتے ہو
جاؤ اور اپنے طور و طریق کو درست کرو

بقیہ صفحہ ۳

الدغنہ (اس صحابیؓ) سے پوچھا کہ تجھے خدا کی قسم سچ بتا کہ کیا تیرا دل چاہتا ہے کہ تمہارا رسولؐ اس وقت یہاں ہمارے ہاتھ میں ہو۔ اور ہم اسے قتل کریں اور تو آرام سے اپنے گھر میں اپنے بیوی بچوں میں بیٹھا ہو۔ ابن الدغنہ نے جواب دیا کہ میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وہاں ہوں۔ جہاں اب ہیں (یعنی مدینہ میں) اور ان کے پاؤں میں کوئی کانٹا چبھے اور میں گھر میں بیٹھا ہوا ہوں۔ اس بات کو سن کر ابو سفیان جو اس وقت تک اسلام نہ لایا تھا۔ وہ بھی متاثر ہو گیا۔ اور کہا کہ میں نے کسی کو کسی سے اتنی محبت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ جتنی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے صحابیؓ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے تھے۔

یہ وہ اخلاص تھا۔ جو صحابہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تھا اور یہی وہ اخلاص تھا جس نے انہیں ایمان کے ہر شعبہ میں پاس کرا دیا تھا اور انہوں نے خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا۔

(سیرۃ خیر الرسل ص ۱۴۳ تا ۱۶۰)

بقیہ صفحہ ۴

احمدی جرنلسٹ تھے اور تیسری منزل پر ہماری رہائش تھی۔ یہ بات ۱۹۴۰ء کی ہے جبکہ سید شمس الحسن صاحب آل انڈیا مسلم لیگ کے آفس سیکرٹری تھے جو قیام پاکستان تک اپنی حیات تک اس عہدے پر متعین رہے وہ عام طور پر والد صاحب کے پاس نسبتاً زیادہ فرصت ہونے کی وجہ سے آکر بیٹھ جاتے تھے اور اسی طرح والد صاحب اپنے فرصت کے لمحات ان کے پاس گذارنے چلے جاتے تھے کہ ایک ہندو قناتوں چھولداریوں اور فرنیچر کا ٹھیکہ دار جس نے ۱۹۴۰ء کے سالانہ اجلاس آل انڈیا مسلم لیگ منعقدہ اینگلو عربک کالج اجمیری گیٹ دہلی کے کھیلوں کے میدان میں سالانہ جلسے کا پنڈال SET کیا تھا کچھ دیر تک اپنے بل کی وصولی نہ پا کر دہلی کی دیوانی عدالت سے قرقی لے آیا چنانچہ مسلم لیگ کے صدر دفتر کے سامان و فرنیچر کو بچانے کے لئے والد صاحب تیسری منزل پر والدہ صاحبہ کے پاس آئے اور تمام ماجرا بتایا رقم بڑی تھی والدہ صاحبہ کے پاس نقد رقم موجود نہ تھی چنانچہ انہوں نے اپنے چند بھاری زیورات والد صاحب کو دیئے کہ انہیں بیچ کر ہندو سوداگر کا بل ادا کر کے مسلم لیگ کے صدر دفتر کا سامان قرق ہونے سے بچالیں ان کی اس مالی قربانی کے ساتھ ایک اور قربانی کا میں ثواب حاصل کرنے کے لئے ذکر کرتا چلوں جو میں نے حضرت امام جماعت الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی زبانی جب سنیں جبکہ وہ ۱۹۷۰ء میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ تھے ان کی تقریر بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۷۰ء تحریک جدید کی قربانیوں میں عورتوں کے حصہ لینے پر چل رہی تھی اور اسی سال ماہ جون میں والدہ صاحبہ (لاہور فوت ہونے کے بعد) ربوہ دفن ہوئی تھیں۔ حضرت صاحب تاریخ لجنہ سے بیگم شفیع احمد صاحب کی مالی قربانی بابت تحریک یورپین بیوت پڑھ رہے تھے جو حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی تحریک پر انہوں نے یہ تحریک سن کر اپنا نولڑا سونے کا ہار اتار کر بیوت فنڈ یورپین بیوت میں دے دیا۔ میں اس مضمون کو یہاں ہی طوالت کے ڈر سے ختم کرتا ہوں کیونکہ تحریک آزادی کی طویل کہانی خاص طور پر ۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۷ء ممتد ہے اور ابھی بھی میرے ذہن میں موجود ہے کہ کیسے کیسے طوفانی ابتلاء مسلمانوں پر آئے۔ جبکہ دہلی شہر جہاں مسلم اور غیر مسلم آبادی نصف نصف تھی وہاں ہندوؤں نے تقریباً ۵۰ ہزار مسلمانوں کا قتل عام کرنے کے لئے مسلمانوں کے محلے کے محلے آگ سے جلا دئے کہ رات کو آسمان ان آگوں سے سرخ نظر آتا تھا۔ تقریباً سارے مسلمان بے گھر کر دئے گئے صرف جامع مسجد کی زیریں آبادی تا حد چتلی قبر محلہ بچا۔ ان میں امیر جماعت احمدیہ دہلی مکرم بابو نذیر احمد دہلوی اور کئی احمدی احباب بھی شامل ہیں پنجاب کے شرقی حصے میں جو عظیم قتل و غارت گری ہوئی اس کے اعداد و شمار تو گنے بھی نہیں جا سکتے تقریباً ایک کروڑ مسلم آبادی کو مشرقی پنجاب سے زبردستی نکال دیا گیا تقریباً ایک لاکھ نوجوان مسلم خواتین کو اغوا کر لیا گیا جن کی بازیابی کا کام بیگم شفیع احمد صاحبہ اپنی بھارت کی Counter Part مسز میری دولا سارہ بائی کے ساتھ مشترکہ مہم کی صورت میں بالا دہر دو علاقوں کی پولیس کے ساتھ کرتی رہیں اور کافی مستورات کو بازیاب کرایا۔

اگر محترمی گرامی آپ نے حوصلہ افزائی فرمائی تو آپ کی اجازت سے اس موضوع پر قلم اٹھانے کی کوشش کروں گا۔

بقیہ صفحہ ۵

کرتا۔ میں ہر حیثیت سے ایک عمدہ فوجی تھا اور "صوبیدار میجر" بن سکتا تھا۔ لیکن قسمت کو میرا پیشہ ور فوجی ہونا منظور نہیں تھا۔

ایک روز کپتان مجھے ایک طرف لے گیا تھا۔ وہ اتنا سنجیدہ تھا کہ مجھے یہ محسوس ہوا جیسے کوئی حادثہ پیش آنے والا ہے اس نے مجھے ایک تار پڑھنے کے لئے دیا یہ میرے والد کی طرف سے تھا۔ ماں قریب المرگ تھی۔ اور اس نے میری واپسی پر زور دیا تھا۔ میں نے سب سے پہلی گاڑی سے جانے کی کوشش کی مگر میں بہت دیر سے پہنچا۔ ماں بستر مرگ پر تھی لیکن اس کے سر کی ایک غیر مرئی حرکت سے میں سمجھ گیا کہ اسے میری آمد کا علم ہو گیا ہے۔ میں نے اس کے لبوں پر تبسم کھیلتا ہوا دیکھا۔ پھر اس کا سر آہستہ آہستہ جھکتا جھکتا چلا گیا اور وہ ہستی جو ہمیشہ میرا خیال رکھتی تھی مجھ سے چھین لی گئی میں بہت دنوں تک کھویا رہا۔ میں پلٹن میں واپس آگیا۔ میں نے اپنی فوجی ملازمت کے آخری ایام ختم کر لئے۔ اور پھر میری زندگی کا مستقبل غیر یقینی ہو گیا۔

روز مرّہ کا تجربہ یہ کہا جاتا ہے کہ اچھی یا بری صحت کسی شخص کی فطرت میں انقلاب پیدا کر دیا کرتی ہے۔ یہ شاید ان بزدلوں کے متعلق صحیح ہو جو دوسروں کے اشاروں پر ناچتے ہیں مجھے یقین ہے کہ میری زندگی کے دوران میں میرے مدرسہ کے دوست۔ جنگ کے رفقاء اور سیاسی احباب مجھ پر ذرا بھی اثر انداز نہیں ہو سکے۔ میں نے ان کے الفاظ مشورے اور بعض اوقات ہدایات بھی نہایت غور سے سنیں لیکن میں یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ جب کبھی بھی میں نے آخری فیصلہ کیا تو وہ ہمیشہ میرے اپنے ضمیر کی آواز اور باطنی قوت ارادی پر مبنی تھا۔

مجھے کتب کے مفروضہ اثر پر بھی کچھ یقین نہیں اور نہ مجھے اس بات کا یقین ہے۔ کہ عظیم المرتبت شخصیتوں کی زندگیوں اور اخلاق کے متعلق نفسیات کا گہرا مطالعہ اثر کر سکتا ہے میں نے صرف ایک ہی عظیم الشان کتاب کا مطالعہ کیا ہے۔ میرا صرف ایک ہی رفیع الشان استاد رہا ہے۔ وہ کتاب میری زندگی ہے اور وہ استاد میرا روز مرہ کا تجربہ ہے تجربہ کے حقائق ہر قسم کے کتابی اور لفظی فلسفوں اور نظریوں سے زیادہ موثر و وقیع ہوتے ہیں۔

میں نے دوسروں کے خیالات کی کبھی اندھا دھند تقلید نہیں کی میں نے خود اطالیہ کی تمام تر قدیم و جدید تاریخ کا نہایت اچھی طرح مطالعہ کیا۔ میں قومی زندگی اور اخلاق کے تاریخی اصول کی گہرائیوں کا منظر عمیق مطالعہ کر کے اپنی ملکی قابلیتوں کا دوسرے ممالک سے تقابل کرنا چاہتا تھا۔ میرا مطمح نظر عوام میں دلچسپی لینا

ہے۔"

میں دوستی کا قدر دان ہوں لیکن دوستی جذباتی وجوہ کی بناء پر ہوا کرتی ہے۔ سیاسیات یا کسی منطقی نظریئے کے زیر اثر نہیں ہوا کرتی گہرا دوستانہ مدرسہ کے بنچوں یا سیاسی مجالس میں تکمیل نہیں پاتا بلکہ خطرات اور مصائب اور جنگ کی مشکلات کا اکٹھا سامنا کرتے ہوئے صحیح دوستی کی حقیقت روشن ہوتی ہے۔

(ہفت روزہ "لاہور" ۲۴- ستمبر ۱۹۹۴ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۰۰۳ میں محمد اقبال ولد چوہدری مہر دین صاحب قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۲-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ایک ایکڑ زرعی زمین واقع چک نمبر گ-ب/۱۸۰ مالیتی ایک لاکھ روپے (۲) مکان برقبہ پانچ مرلہ مالیتی ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۸۱۸+۸۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن و کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اقبال بالمقابل مکان تکیہ بھمن شاہ انصار کالونی گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر۱ عزیز احمد باجوہ گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر۲ مرزا صدیق احمد گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

مسل نمبر ۳۰۰۰۴ میں نوید الاسلام ولد مشتاق احمد قوم بھٹہ پیشہ معلم اصلاح و ارشاد مقامی عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر گ-ب/۶۴۸ ضلع فیصل آباد حال ج-ب/۹۶ کوٹ ابادان ضلع ٹوبہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۲-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ پندرہ صد روپے ماہوار بصورت گزارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نوید الاسلام چک نمبر ج-ب/۹۶ کوٹ ابادان P.O خاص ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ گواہ شد نمبر۱ محمود احمد طاہر مربی سلسلہ وصیت نمبر۱۱۱۷ ۲ گواہ شد نمبر۲ نصیر احمد قائد مجلس چک نمبر ج-ب/۹۶ کوٹ ابادان ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ۔

مسل نمبر ۳۰۰۰۵ میں سعیدہ بیگم زوجہ چوہدری فیض احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حلقہ سلطانپورہ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱۱-۳۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) فروخت شدہ مکان کی نقد رقم ایک لاکھ پینسٹھ ہزار روپے (۲) حق مہر وصول شدہ پانچ سو روپے (۳) کانٹے طلائی ایک تولہ مالیتی چار ہزار پانچ سو روپے کل جائیداد ایک لاکھ ستر ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سعیدہ بیگم ۳۴ سراجدین پارک شاد باغ حلقہ سلطانپورہ لاہور گواہ شد نمبر۱ محمد سرور بھٹی رحمت پارک کوٹ خواجہ سعید لاہور گواہ شد نمبر۲ خادم حسین رفیق پارک شیر شاہ روڈ لاہور۔

مسل نمبر ۳۰۰۰۶ میں ادریس احمد سون ولد سلطان احمد صاحب قوم سون پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کینال کالونی باٹا پور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۳-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ چار ہزار روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ادریس احمد سون کینال کالونی باٹا پور لاہور گواہ شد نمبر۱ عبد الکریم ساکن بھماں P.O باٹا پور ضلع لاہور گواہ شد نمبر۲ ظہیر احمد خان وصیت نمبر۲۴۷۵۵۔

مسل نمبر ۳۰۰۰۷ میں ملک منظور احمد ولد ملک عطاء اللہ قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۶۷ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن ڈھونیکی ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۲۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) بارہ ایکڑ زمین واقع ڈھونیکی اور ٹھٹھہ فقراللہ ضلع گوجرانوالہ (۲) مکان برقبہ ۱۰ مرلہ واقع ڈھونیکی ضلع گوجرانوالہ (۳) دکان واقع مین بازار وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ کل جائیداد کی اندازاً قیمت بارہ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ چالیس ہزار روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک منظور احمد ساکن ڈھونیکی P.O خاص ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۱ طاہر احمد مربی سلسلہ وصیت نمبر۲۶۲۶۸ گواہ شد نمبر۲ میاں مبشر احمد وصیت نمبر۱۷۲۲۰۔

مسل نمبر ۳۰۰۰۸ میں رانا عبد الحمید ولد رانا محمد ایوب صاحب قوم راجپوت پیشہ دوکانداری عمر ۵۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ترکہ والدین اڑھائی کنال زرعی زمین مالیتی دس ہزار روپے (۲) مکان برقبہ ۷ مرلہ مالیتی دو لاکھ روپے (۳) نقد ایک لاکھ بیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے ماہوار بصورت دوکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا عبد الحمید پنڈی بھاگو P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱ عبد الحق وصیت نمبر۱۲۳۴۵ گواہ شد نمبر۲ چوہدری نبی احمد پہلوان وصیت نمبر۲۵۹۵۷۔

مسل نمبر ۳۰۰۰۹ میں مسعودہ بیگم زوجہ رانا عبد الحمید صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پنڈی بھاگو ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۱-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) سو گرام سونا مالیتی چالیس ہزار روپے (۲) حق مہر دس ہزار روپے (۳) سلائی مشین و نٹنگ مشین مالیتی دس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ مسعودہ بیگم ساکن پنڈی بھاگو P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱ عبد الحق وصیت نمبر۱۲۳۴۵ گواہ شد نمبر۲ نبی احمد پہلوان وصیت نمبر۲۵۹۵۷۔

مسل نمبر ۳۰۰۱۰ میں ساجدہ شریف بنت رانا محمد شریف خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وسن کے چیمہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۱۹ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ساجدہ شریف P.O خاص براستہ بھوپال والا ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱ عبد الحمید خان ولد عبد اللطیف خان ۲۹/۳ دار النصر غربی ب ربوہ گواہ شد نمبر۲ احسان اللہ خان ساکن وسن کے ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر ۳۰۰۱۱ میں غزالہ مظفر زوجہ مظفر احمد باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن داتا زید کا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۵-۲-۷ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۱۸ تولہ مالیتی پچھتر ہزار چھ سو روپے (۲) حق مہر پندرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ

باقی صفحہ [illegible] پر

بقیہ صفحہ ۱

باغات قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ تھے۔ اور ہر خدا کے فضل نے ان باغات کی نشو و نما میں حصہ لیا اور جب خدا نے چاہا اور دنیا کے ابتلاء میں وہ لوگ ڈالے گئے تب بھی وہ باغات یعنی قربانیوں کے باغات مر نہیں سکے' ان کی قربانیاں ہمیشہ بڑھتی چلی گئیں۔

تحریک جدید کے ساٹھ سال اس بات پر گواہ ہیں۔ ایک نصف صدی گزر چکی ہے کہ جماعت احمدیہ کے ساتھ ایسا ہی ہو رہا ہے آئندہ بھی اپنے تقویٰ کی حفاظت کریں آئندہ بھی اس میدان میں ہمیشہ آگے بڑھتے چلے جائیں۔

(از خطبہ ۴- نومبر ۱۹۹۴ء)

خبریں

ربوہ : 29-اپریل-1995ء
مطلع صاف ہوگیا ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 34 درجے سنٹی گریڈ

○ ضلع کچہری سیالکوٹ میں ٹائم بم کا دھماکہ ہونے سے تین کانسٹیبل زخمی ہو گئے۔ دھماکے کی گونج دور دور تک سنی گئی ایس ایس پی آفس کے دروازے اور ائرکنڈیشنز تباہ ہو گئے۔

○ حزب المجاہدین کی اپیل پر مقبوضہ کشمیر میں پہیہ جام ہڑتال کی گئی۔ تمام ادارے بند رہے۔ بھارتی فوج نے چرار شریف کی طرف پیش قدمی کی ہے۔ سڑکوں پر بھی فوج کی نفری بڑھا دی گئی ہے۔ فائرنگ سے ۱۶ شہری زخمی ہو گئے۔

○ امریکہ کے شہر اوکلاہاماسٹی میں بم کا دھماکہ کرنے والے ایک اور شخص کو پولیس نے گرفتار کرلیا ہے۔

○ ۴۷ سالہ عالمی باکسنگ چیمپئن جارج فورمین نے اپنے اعزاز کا ایک بار پھر کامیابی سے دفاع کیا ہے۔

○ سپاہ صحابہ سے نکالے جانے والے سپاہ صحابہ پنجاب کے سابق صدر نواز بلوچ نے الزام لگایا ہے کہ کہ سپاہ صحابہ کے سرپرست اعلیٰ نے دہشت گردی کی سرپرستی کی۔ ان کا بھارتی خفیہ تنظیم "را" سے بھی رابطہ ہے۔ انہوں نے جماعت کو دہشت گردی کے راستے پر ڈالا ہے۔ فنڈز ہضم کر لئے۔ شوریٰ کے اجلاس میں آڈٹ رپورٹ کے بعد فاروقی کو بددیانتی اور مردہ ضمیر شخص قرار دیا گیا ہے۔

○ ممتاز جریدے ایشیاویک نے لکھا ہے کہ کشمیر کے بارے میں امریکی دلچسپی اور دباؤ بڑھ گیا ہے۔ مسئلہ کشمیر پر صدر کلنٹن کی حمایت کا حصول بینظیر بھٹو کی اہم کامیابی ہے۔

○ عوامی قیادت پارٹی کے سربراہ مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ اگست ۸۸ء میں میں نے آئینی فیصلہ کیا مگر جمہوریت کے حشر پر شرمندہ ہوں۔ انہوں نے کہا کہ ایران نے عراق کے بعد اپنی تباہی کا خطرہ محسوس کر کے علاقائی ممالک سے تعلقات بڑھائے اور اپنی شناخت کرائی ہے۔

○ ملتان میں ڈکیتی کی ایک واردات میں تین ڈاکو تاجر سے سترہ لاکھ روپے چھین کر فرار ہو گئے۔

○ وفاقی وزیر قانون نے قائد حزب اختلاف کی تقریر کے جواب میں کہا کہ اپوزیشن عدلیہ سے ٹکرانے سے باز رہے۔ ہم تمام الزامات کو مسترد کرتے ہیں۔

○ پنجاب اسمبلی میں پیپلز پارٹی کے صوبائی اسمبلی کے رکن وصی ظفر کی ایک بار پھر ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی مسٹر منظور احمد موہل سے لڑائی ہوگئی۔ تلخی بڑھ گئی تو سپیکر اپنی نشست سے اٹھ کھڑے ہوئے تاہم اپوزیشن کے ارکان نے سپیکر کو جانے سے روک دیا۔ ڈپٹی سپیکر نے کہا کہ وصی ظفر نے پنجاب اسمبلی کو پرائمری سکول سے بھی کم تر درجہ دے رکھا ہے میں انہیں یہاں بیٹھنے نہیں دوں گا۔ مسٹر وصی ظفر نے الزام لگایا کہ آپ کا رویہ سپیکر کی کرسی کے شایان شان نہیں۔ اجلاس کے دوران سارا عرصہ دونوں میں تلخ کلامی جاری رہی

○ ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ سندھ، سرحد اور بلوچستان کی شدید مخالفت پر وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کالاباغ ڈیم منصوبہ ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ خبرنگار نے دعویٰ کیا ہے کہ منصوبے کے خاتمے کا اعلان بجٹ کے بعد ہوگا۔ وزیراعظم سیکرٹریٹ نے وزارت پانی و بجلی کو خصوصی ہدایات جاری کردی ہیں۔

○ اے این پی کے رہبر خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ سوشلزم ختم نہیں ہوا اب یہ مساوات محمدی کے نام سے بھی سامنے آسکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے روس کو روکنے کے لئے پاکستان کو استعمال کیا۔ اب چین کو روکنے کے لئے بھارت کو استعمال کرے گا۔ انہوں نے کہا نواز شریف نے پڑھی لکھی بے نظیر کو خارجہ امور کی چیئرپرسن بنایا۔ بے نظیر نے مولانا فضل الرحمن کو چیئرمین بنا دیا۔ جس نے سکول کا منہ بھی نہیں دیکھا۔ انہوں نے بتایا کہ افغانستان میں ۱۳ ہزار روسی مرے جبکہ ۱۵ لاکھ افغانوں کا خون بہا۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ امریکہ کے شہر اوکلاہاماسٹی میں بم دھماکے میں اپنے ہی ہم وطنوں کے پکڑے جانے پر امریکیوں کو سخت حیرت ہو رہی ہے۔ تاہم امریکی مسلمانوں کو دھمکیاں دی جارہی ہیں۔ مسلمان عورتیں گھروں میں بند ہو کر رہ گئی ہیں۔ مساجد کو بموں سے اڑانے کی بھی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو ۲۲ سے ۲۴ مئی تک ازبکستان کا دورہ کریں گی۔

ہفت روزہ الفضل
انٹرنیشنل-لندن

○ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل بڑی باقاعدگی کے ساتھ ہر جمعہ کو لندن سے شائع ہوتا ہے۔ کمپیوٹر کی خوبصورت کتابت۔ آفسٹ طباعت کے ۱۶ بڑے صفحات پر مشتمل اس پرچہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے روح پرور اور علمی خطبات کا مکمل متن، حضرت صاحب کی دینی مصروفیات اور تمام دنیا میں جماعت احمدیہ کی مساعی پر مشتمل رپورٹس کے علاوہ عصر حاضر کے مسائل پر جاندار تبصرے شائع ہوتے ہیں۔ پاکستان کے لئے اس کا سالانہ چندہ ۳۶ پاؤنڈ سٹرلنگ مقرر ہوا ہے۔
جو احباب اس کے خریدار بننا چاہتے ہوں وہ ۳۶ پاؤنڈ یا مبلغ انیس سو روپے اور انگریزی الفاظ میں اپنا مکمل ڈاک کا پتہ نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام بھجوائیں۔

(ناظر اشاعت)

بواسیر کی ادویات

		قیمت
☆ بواسیر خونی وبادی کے لئے۔ بفضلہ تعالیٰ بہت مفید و موثر ہے	PILES COURSE	55/-
☆ مقعد کی شدید خارش کے لئے	ANUS ITCH CURE	20/-
☆ پرانی قبض، پاخانہ سخت اور دقت سے آئے	CONSTIPATION CURE	20/-
☆ مقعد میں کٹاؤ (چیر) آنے کے لئے	FISSURE CURE	20/-
☆ مقعد کے گہرے رستے ہوئے زخم (ناسور) بھگندر کیلئے	FISTULA CURE	20/-
☆ مقعد سے خون بہت زیادہ آنے کے لئے	HEMORRHAGE CURE	20/-
☆ موٹے اور سخت ضدی بواسیری مسّوں کیلئے	HEMORRHOIDS CURE	20/-
☆ پاخانہ وغیرہ کے وقت مقعد کا باہر نکلنا	PROLAPSUS CURE	20/-
☆ مقعد کی درد، جلن، سوزش، خارش اور بواسیری مسّوں کیلئے سکون بخش مرہم ہے	PILES OINTMENT	8/-

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہوگا۔ جس سے جلد تر شفاء کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کیوریٹو انٹرنیشنل-ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)

اعلان تعطیل

مورخہ یکم مئی ۱۹۹۵ء بروز سوموار دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ لہذا اس روز پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

(مینیجر)

بقیہ صفحہ ۷

ل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ غزالہ مظفر زوجہ مظفر احمد باجوہ ساکن داتازید کا P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱ مظفر احمد باجوہ وصیت نمبر ۲۵۷۲۸ گواہ شد نمبر۲ عبدالحمید طاہر وصیت نمبر ۲۵۶۳۸۔

خود مل کر تشخیص اور مشورہ کے خواہشمندوں کی خاطر حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ مطب حمید کا
ماہانہ پروگرام حسب ذیل ہے
• 5 تا 7 تاریخ
مشہور دواخانہ اقصیٰ چوک فون 906
کوٹھی 1/4 دارالبرکات ربوہ فون 555
• 10 تا 12 تاریخ
سیکٹر I 10/4 گلی 32 اسلام آباد
فون 415845
• 15، 16 تاریخ
مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالا
• 20 تا 23 تاریخ
مشہور دواخانہ محمود آباد 3/44 کراچی
• 25 تا 27 تاریخ
مشہور دواخانہ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان
باقی دنوں میں:
مطب حمید
نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں مشورہ ہوسکتا ہے۔
گوجرانوالہ فون: 254634-219065 218534